مانگا منڈی: زہریلا پانی انسانوں کے ساتھ فصلیں بھی ناکارہ کرنے لگا

حکومت وعدوں پر عمل کب کریگی شہریوں کا سوال

سرائے تالاب، جاہ کلانوالہ، شاکے بھٹیاں کے بعد زہریلے پانی نے سندر کے علاقے کو بھی لپیٹ میں لے لیا: نوائے وقت کھلی کچہری

پینے کا صاف پانی انتہائی گہرائی سے حاصل کیا جاسکتا ہے حکومت نے صرف ایک ٹیوب ویل لگایا جو ناکافی ہے

8 ماہ سے افسران مسئلہ حل کرنے کی خوشخبریاں سنا کر چلے جاتے ہیں۔ گورنر پنجاب کے احکامات کو سرکاری محکموں نے ہوا میں اڑا دیا

کمپیوٹر کا دور ہے مگر علاقہ کے سکولوں میں ٹاٹ تک نہیں، سکول کی عمارت پر قبضہ گروپ قابض ہے، احاطہ میں بھینسیں بندھی ہیں

علاقہ کو سوئی گیس اور نکاسی آب کی سہولتیں فراہم کی جائیں، پرائمری سکول ایک سال سے بند پڑا ہے دوسرے میں کوئی ٹیچر ہی نہیں

سندر میں ڈاکو راج ہے، شاکے بھٹیاں میں عطائی ڈاکٹروں اور نیم حکیموں سے نجات دلائی جائے: سندر میں کھلی کچہری سے معززین علاقہ کا خطاب

لاہور (طاہر ملک + شاہد شاہ + سلیم شہزاد) لاہور کے دروازے پر مانگا منڈی کے گردونواح میں زہریلے آلودہ پانی سے معذور ہونیوالے 400 کے قریب بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ بچوں کے علاج اور علاقے کو صاف پانی کی فراہمی کیلئے گورنر پنجاب کے احکامات کو متعلقہ محکموں اور انتظامیہ نے ہوا میں اڑا دیا ہے۔ حکومت متاثرین سے مذاق کر رہی ہے۔ سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں نے حکومتی یقین دہانی کے باوجود معذور بچوں کے علاج معالجے سے انکار کر دیا ہے۔ تمام حکومتی دعوؤں کے باوجود 8 ماہ گزر جانے کے بعد بھی علاقے کے مکینوں کو

بقیہ نمبر 10 صفحہ 11 پر

آلودہ پانی کا ایک کنواں

میٹی بنائی جاسکے۔ فقیر حسین
125 بچوں میں سے صرف چ
ہے۔ گورنر پنجاب اور اعلیٰ حکام
دہانیوں کے باوجود زہریلے دیگر
کیا جارہا ہے اور نہ ہی چاہ کلانوالہ ک
گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قصب
اعلان کیا گیا تھا مگر ابھی تک نہی
اشرف آف تالاب سرائے نے ع
اسے بھرپور کوریج دینے پر روز
تحسین پیش کیا۔ جن آٹھ بچوں کا

جن میں سلمان ولد محمد بوٹا عمر 4 سال، وحید مراد عمر 6 سال، شاعلم بی بی عمر 10 سال، محبوب علی عمر 3 سال، ناصرہ بی بی عمر 9 سال، محمد نواز عمر 7 سال، ساجد عمر 12 سال، عابد عمر 14 سال، عبدالجبار عمر 4 سال، بلال احمد عمر 11 سال اور عرفان ولد الیاس عمر 14 سال بھی موجود تھے۔ مکینوں نے کہا کہ علاقے کا سب سے بڑا مسئلہ پانی کا ہے۔ علاقے میں پینے کا پانی آلودہ ہو چکا ہے اور نا قابل استعمال ہے۔ کلاسوالہ، تلاب سرائے، شاکی بھٹیاں، سندر کے علاقے کے مکین حکومتی اور متعلقہ محکموں کی بے بسی سے زہریلا پانی پینے پر مجبور ہیں۔ سرائے تالاب، چاہ کلانوالہ، شاکے بھٹیاں کے بعد زہریلے پانی نے اب سندر کے علاقے کو بھی لپیٹ میں لے لیا ہے اور روز بروز یہ مسئلہ پر پھیلا رہا ہے۔ انسانوں کے بعد اس پانی کے اب فصلوں پر بھی مضر اثرات مرتب ہو رہے ہیں جس سے پیداوار میں بھی کمی واقع ہو رہی ہے۔ کھلی کچہری میں بتایا گیا کہ فیکٹریوں کے زہریلے پانی کے مسئلے پر شور مچنے کے بعد چلڈرن ہسپتال میں صرف 8 بچوں کا علاج کیا گیا لیکن بعد میں وہ بھی زہریلا پانی پینے کے باعث دوبارہ معذور ہو گئے۔ حکومت نے اس مسئلہ پر ٹال مٹول سے کام لیا۔ معذور بچوں کے والدین نے کہا کہ حکومت کا کہنا ہے کہ پانی کی بیلٹ خراب ہے۔ اگر بیلٹ خراب ہے تو اسے درست کرنا حکومت ہی کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکمران طبقے کے بچوں کو معذوری کا سامنا کرنا پڑے تو وہ انہیں علاج کیلئے امریکہ لے جاتے ہیں غریب کیا کرے؟ کھلی کچہری میں بتایا گیا کہ زمین میں انتہائی گہرائی سے ہی پینے کا صاف پانی حاصل کیا جا سکتا ہے اور اس مقصد کیلئے حکومت نے صرف ایک ٹیوب ویل لگوایا جو ناکافی ہے۔ کھلی کچہری میں سندر میں قائم ایک فیکٹری کے افسران نے یقین دہانی کرائی کہ وہ سیوریج کے مسئلہ پر یا حکومت کی طرف سے ٹیوب ویل وغیرہ کی تنصیب کے کسی بھی منصوبے میں تعاون کیلئے تیار ہیں۔ کھلی کچہری میں لوگوں نے زہریلے پانی کے مسئلہ کا ذمہ دار محکمہ صحت کو قرار دیا اور کہا کہ کہیں پر بھی قانونی تقاضے پورے نہیں کئے جا رہے۔ افسران خوشخبریاں سنا کر روانہ ہو جاتے ہیں مسئلہ جوں کا توں ہے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کا شور مچانے والی حکومت کے دور میں 400 معصوم معذور ہو گئے اور یہ افسوسناک واقعہ تاریخ کا حصہ بن گیا ہے۔ کھلی کچہری میں دیگر مقامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے شہریوں نے کہا کہ علاقے کا بڑا مسئلہ پانی ہے اور دوسرا بڑا مسئلہ بھی پانی ہی ہے۔ پینے کیلئے صاف پانی دستیاب نہیں جبکہ زمینوں کو سیراب کرنے کیلئے بھی پانی میسر نہیں۔ علاقہ کے مکینوں نے تعلیم اور صحت کے شعبے میں سہولتوں کے فقدان اور سنگین مسائل کا بھی انکشاف کیا اور کہا کہ آج کمپیوٹر کی بات کی جاتی ہے مگر سکول میں ٹاٹ تک موجود نہیں۔ علاقہ میں خصوصاً لڑکیوں کیلئے تعلیمی سہولتیں کہیں ہیں، کہیں سکول نہیں۔ سکول ہے تو عملہ نہیں، عملہ ہے تو حاضر نہیں ہوتا۔ یہی حالت ہسپتالوں کی ہے۔ چوہنگ کا ہسپتال برباد ہو رہا ہے، سوئی گیس کی فراہمی کا مسئلہ حل ہونے میں نہیں آ رہا۔ کسی بھی جگہ پر قوانین پر پوری طرح عملدرآمد نہیں ہو رہا، مکمل اوورہالنگ کی ضرورت ہے۔ کھلی کچہری میں مسائل بیان کرتے ہوئے چودھری محمد عابد ایڈووکیٹ نے کہا کہ فیکٹریوں کے گندے پانی کی وجہ سے گردونواح کا پانی زہریلا ہو چکا ہے جو پینے کے قابل نہیں رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چاہ کلانوالہ اور تالاب سرائے کے بعد اب سندر میں بھی زہریلے پانی کی وجہ سے بچے معذور ہو رہے ہیں اور عوام مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے علاقہ سندر میں فوری طور پر شفاف پانی کی فراہمی اور اس کیلئے ٹینکی بنائے جانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ چودھری منیر احمد نے اپنی اراضی بطور عطیہ دینے کا اعلان کیا ہے تاکہ

مانگامنڈی میں محکمہ پبلک ہیلتھ کی کوتاہی شہریوں کیلئے سر درد بنی ہوئی ہے۔ گٹروں کے پائپ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ جانے سے گندا پانی، واٹر سپلائی کے پائپوں میں داخل ہونے سے شہری یہ پانی استعمال کر کے مختلف بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ مانگامنڈی میں انٹر کالج اور بوائز کالج بنایا جائے۔ سابق رکن ضلع کونسل لاہور نذیر احمد جٹ نے کہا کہ سلطانکے میں فوری طور پر گرلز ہائی سکول بنایا جائے۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کی چار دیواری بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پورے علاقہ کو سوئی گیس فراہم کی جائے کیونکہ سوئی گیس کی پائپ لائن ہمارے گاؤں کے قریب ہی سے گزرتی ہے۔ اسلامک فلاحی مشن ضلع لاہور کے صدر قاری سخاوت علی فاروقی نے کہا کہ بستی احمد آباد مانگامنڈی میں سیوریج کا نظام فیل ہو چکا ہے۔ مانگامنڈی بستی نہروالی کے عبدالرحمن بھٹی اور محمد اسلم چوہان نے کہا کہ بستی میں گندے پانی کے نکاس کا انتظام کیا جائے اور بائی پاس پر لائٹیں لگائی جائیں۔ واڑہ گلانوالہ کے محمد اشرف نے کہا کہ پرائمری سکول میں کوئی ٹیچر نہ ہے۔ جٹے کاٹھ کے محمد رفیق نے بتایا کہ گاؤں میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ایک سال سے بند پڑا ہے اور اساتذہ گھر بیٹھے تنخواہ وصول کر رہے ہیں۔ سندر کے جمیل احمد نے کہا کہ ہمارے قصبہ میں واپڈا نے چوہنگ کے بااثر چودھری سے ملی بھگت کر کے انکی سہولت کیلئے بجلی کے کھمبے لگا دیئے ہیں مگر غریب لوگوں کے گھروں کے قریب نہیں لگائے گئے۔ بااثر چودھری ڈائریکٹ کنڈیاں لگا کر بجلی چوری کر رہے ہیں۔ مانگامنڈی کے محمد سرور نے کہا کہ واپڈا مانگامنڈی کے میٹر انسپکٹر شرافت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور چار سال سے اسی ڈویژن میں تعینات ہے اور صارفین کو ناجائز بل ڈال کر افسروں کے سامنے اپنے نمبر ٹانگنے کیلئے ایک ٹیم بنا رکھی ہے۔ دھوکہ والی کے چودھری حنیف نمبردار نے کہا کہ ہما[illegible] گاؤں میں گندے پانی کے نکاس کا فوری انتظام کیا جائے اور گاؤں میں پرائمری سکول قائم کیا جائے۔ ٹیلیفون کے کنکشن دیئے جائیں۔ شام کی بھٹیاں کے محمد یعقوب بھٹی نے کہا کہ شام کی بھٹیاں میں عطائی ڈاکٹروں اور نیم حکیموں نے جگہ جگہ اپنے کلینک کھول رکھے ہیں جو عوام کی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ غیر معیاری ادویات فروخت کر رہے ہیں۔ مانگامنڈی کے رانا محمد خاں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں سائنس اور ریاضی کی ٹیچر عرصہ دراز سے نہ ہے۔ میٹرک، مڈل کے امتحانات کیلئے لڑکیوں کیلئے چوہنگ کی بجائے مانگامنڈی میں ہی مرکز بنایا جائے۔ سندر کے رانا محمد حسنین نے گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا کہ یہاں کھیلوں کے گراؤنڈز مہیا کئے جائیں۔

صاف پانی می
کرنے پر مجب
دانت متاثر
زہریلے پانی
دلاسے د
خیالات کا
منعقدہ نوا
کیا۔ مکینوں
کے عدم
سرکاری
زبردست
افراد نے
دل کی بھ

میٹی بنائی جا سکے۔ فیقر حسین آف چاہ کلانوالہ نے کہا کہ 125 بچوں میں سے صرف چھ معذور بچوں کا علاج ہوا ہے۔ گورنر پنجاب اور اعلیٰ حکام کی بار بار ہدایات اور یقین دہانیوں کے باوجود زہریلے دیگر معذور بچوں کا علاج نہیں کیا جا رہا ہے اور نہ ہی چاہ کلانوالہ کو ابھی تک ماڈل ویلج قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قصبہ میں ڈسپنسری اور کالج کا اعلان کیا گیا تھا مگر ابھی تک نہیں بن سکے ہیں۔ رانا محمد اشرف آف تالاب سرائے نے علاقائی مسائل کے حل اور اسے بھرپور کوریج دینے پر روزنامہ نوائے وقت کو خراج تحسین پیش کیا۔ جن آٹھ بچوں کا علاج ہوا ہے وہ پھر معذور ہو رہے ہیں۔ بیوروکریسی کی وجہ سے یہ مسائل حل نہیں ہو رہے۔ حاجی محمد رمضان صدر کسان بورڈ ضلع قصور نے کہا کہ حکومت پانی چوروں کا احتساب نہیں کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ زہریلے پانی سے زمینیں بھی بنجر ہو رہی ہیں۔ حکیم جاوید احمد نے کہا کہ محکمہ صحت کی ٹیم نے سندر سے بھی پانی کے نمونے حاصل کئے تھے مگر ابھی تک اس کا رزلٹ سامنے نہیں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان معصوم بچوں کی معذوری میں مقامی فیکٹریوں کے گندے پانی کا بھی کافی عمل دخل ہے۔ حفیظ رانا نے کہا کہ چارہ کی بھری ٹرالیوں کو ٹریفک پولیس راستے میں روک کر نذرانہ اور رشوت کے بغیر نہیں جانے دیتی ہے۔ عبدالرحمن بھٹی نے کہا کہ پل مانگا میں پانی کے نکاس کا انتظام نہیں ہے۔ گندے پانی سے مختلف امراض پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مانگامنڈی ایکسچینج خراب ہو چکی ہے کیونکہ ٹرنک کال کرتے وقت تین دفعہ نمبل جانے کے بعد ایک یونٹ خود بخود ڈراپ ہو جاتا ہے۔ اس خرابی کو فوری طور پر دور کرایا جائے۔ محمد اسحاق جنرل سیکرٹری انجمن دکانداراں نے کہا کہ سندر کا پورا علاقہ ڈاکوؤں کی زد میں ہے اور ہر روز کوئی نہ کوئی ڈکیتی ہوتی رہتی ہے مگر پولیس کوئی ایکشن نہیں لے رہی ہے۔ ڈاکٹر یار محمد صدر انجمن دکانداران نے کہا کہ گورنمنٹ مڈل گرلز سکول سندر پر دس لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں مگر ابھی تک نامکمل ہے اور غلاظت سے بھرا پڑا ہے۔ جمیل احمد نائب صدر نے کہا کہ نیو خان لوکل روٹ نمبر 2 موہلنوال کی بجائے مانگامنڈی تک چلایا جائے۔ محمد اقبال قمر نے کہا کہ خضر حیات پٹواری معطل ہونے کے باوجود کام کر رہے ہے اور اے ڈی سی جی کے پی اے نے اسکی فائل دبا رکھی ہے۔ چودھری لیاقت علی قادری نے کہا کہ چوہنگ ہسپتال میں نااہل ایل ایچ وی کو انچارج بنا دیا گیا ہے۔ ہسپتال کی ایمبولنس اور ایکسرے مشین دس ماہ سے خراب ہے اور ٹیوب ویل بھی ایک سال سے خراب ہے۔ سردار عارف رشید سابق صوبائی وزیر نے کہا کہ حکومت نے 1960ء میں ساڑھے تین دریا بھارت کو دیکر سخت غلطی کی تھی اور سونا دیکر پیتل حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ کالاباغ ڈیم کا مسئلہ پہلے میں نے اٹھایا تھا۔ اگر ہم موٹروے اور سڑکوں کو بنانے کی بجائے کالاباغ ڈیم بنانے کی طرف توجہ دیتے تو آج پانی کے بحران کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس سال زمینداروں کو آبیانہ نہ لگایا جائے اور ہمیں بارش کیلئے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے۔ سردار کامل عمر سابق وفاقی پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ حکومت کو مزید علاقوں کو زہریلے پانی سے بچانے کیلئے فوری طور پر صاف اور میٹھا پانی فراہم کرنے کیلئے واٹر پراجیکٹ لگانے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے دور اقتدار میں اس علاقہ کو سوئی گیس فراہم کرانے کیلئے ایک کروڑ روپیہ منظور کروایا تھا مگر افسوس حکومت ختم ہونے کی وجہ سے یہ علاقے سوئی گیس سے محروم رہ گئے۔ زراعت کے فروغ کیلئے کسانوں کو بجلی مفت فراہم کی جائے۔ سردار عادل عمر سابق چیئرمین ضلع کونسل لاہور

مہیا کئے جائیں۔

صاف پانی میسر نہیں آیا۔ لوگ اب بھی زہریلا پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں جس سے بچوں کی ہڈیاں اور بڑوں کے دانت متاثر ہو رہے ہیں۔ کیا ہم پاکستان کے شہری نہیں، زہریلے پانی سے نجات کون دلائے گا؟ حکمران صرف دلاسے دیتے ہیں زہریلے پانی کا مسئلہ جوں کا توں ہے۔ ان خیالات کا اظہار گذشتہ روز مانگامنڈی کے علاقے سندر میں منعقدہ نوائے وقت کھلی کچہری میں علاقے کے مکینوں نے کیا۔ مکینوں نے گذشتہ 8 ماہ سے جاری زہریلے پانی کے مسئلہ کے عدم حل پر شدید احتجاج کیا اور اس ضمن میں متعلقہ سرکاری محکموں کی کارکردگی کو مجرمانہ قرار دیتے ہوئے زبردست تنقید کی۔ نوائے وقت کھلی کچہری میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی اور علاقے کے مسائل کے حوالے سے دل کی بھڑاس نکالی۔ اس موقع پر معذور ہونے والے بچے

جائے۔ سردار عادل عمر سابق چیئرمین ضلع کونسل لاہور نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ علاقہ کے عوام کی خدمت کی ہے اور وہ نوائے وقت کی کھلی کچہری کے ذریعے درپیش مسائل کو حکومت تک پہنچانے کیلئے اپنا کردار ادا کرینگے لیکن عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی مدد آپ کے تحت بھی عوامی مسائل کے حل کیلئے اقدامات کریں۔ تالاب سرائے میں لوگوں کو صاف پانی فراہم کرنے کیلئے واٹر سپلائی منظور ہو چکی ہے جس پر جلد عملدرآمد شروع کر دیا جائیگا۔ چودھری محمد اکرم آف سندر نے گورنر پنجاب سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول پر قبضہ کر کے مکانات تعمیر کرنے، سکول کے احاطہ میں بھینسیں باندھنے پر فوری ایکشن لیا جائے۔ سندر کے چودھری رحمت علی نے سابق وزراء پر زبردست تنقید کی۔ انجمن دکانداران مانگامنڈی کے جنرل سیکرٹری شیخ جمیل احمد نے کہا کہ